تین مختصر تعریفات

ہندستانی لسانیات کا خاکہ

باب اوّل

زبانوں کی گروہ بندی

یورپ اور ہندستان کی زبانیں تین بڑے بڑے خاندانوں میں تقسیم کی گئی ہیں:-

۱- ہند جرمانی[1]　　۲- سامی[2]　　۳- تورانی[3]

۱- ہند جرمانی خاندان میں حسب ذیل شاخیں ہیں:-

(۱) ہندستانی[4] (انڈک)　　(۲) ایرانی　　(۳) کلٹک[5]
(۴) اطالوی[6]　　(۵) ٹیوٹانی[7]　　(۶) سلافی[8]　　(۷) یونانی[9]
(۸) الی رک[10] -

ان میں سے صرف پہلی دو زبانیں ہندستان میں پائی جاتی ہیں -

۲- سامی خاندان حسب ذیل زبانوں پر مشتمل ہے :-

(۱) عربی　　(۲) عبرانی[11]　　(۳) ارامی[12]

---

[1] زبانوں کا یہ سب سے بڑا خاندان کئی ناموں سے مشہور ہے۔ سب سے زیادہ عام نام ہند آریائی یا ہند یوروپی ہے۔ جغرافیائی محل وقوع اور تہذیبی احاطۂ اثر کے لحاظ سے یہ نام مختلف حیثیتوں سے استعمال ہوتے ہیں۔ ہند یوروپی عام نام ہے لیکن ہند آریائی اُس زبان کے لیے زیادہ صحیح ہے جو ایشیا اور ہندوستان میں بولی جاتی ہے۔ بیمز نے اس کے لیے ہند جرمانی استعمال کیا ہے۔ عہد جدید کے علمائے لسانیات ہند آریائی ہی استعمال کرتے ہیں۔ اس خاندان میں فرنچ اکیڈمی کی تحقیقات کے مطابق ۱۳۲ زبانیں شامل ہیں۔ گو بعض خاندانوں میں تعداد کے لحاظ سے اس سے بھی زیادہ زبانیں ہیں لیکن اہمیت، رقبہ، بولنے والوں کی تعداد وغیرہ کے لحاظ یہ خاندان سب سے اہم ہے۔ چونکہ جرمن محققین نے اس موضوع پر سب سے زیادہ کام کیا ہے۔ اس لیے انھوں نے ہند جرمانی نام زیادہ استعمال کیا ہے۔ جان بیمز نے پوری کتاب میں یہی نام لکھا ہے۔ (مترجم)

[2] سامی نسل کے لوگوں کی زبانیں بھی سامی کہی جاتی ہیں۔ مغربی افریقہ کے بعض خطے اور مشرق وسطیٰ کے اکثر لوگ سامی نسل کی زبانیں بولتے ہیں۔ اس نسل کا تعلق سام ابن نوح علیہ السلام سے بتایا جاتا ہے۔ یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں کی مذہبی کتابوں نے ان زبانوں کو بہت اہم بنا دیا ہے۔ (مترجم)

(بقیہ صفحہ ۴ پر)

چوں کہ ہندوستان میں کوئی سامی زبان نہیں بولی جاتی اس لیے اس کے متعلق کچھ اور کہنے کی ضرورت نہیں (عربی عنصر جو اس کثیر مقدار میں ہندوستان کی بولیوں میں داخل ہو اس سے اس اصول میں کوئی فرق نہیں پڑتا کیوں کہ جو عربی لفظ استعمال کیے جاتے ہیں وہ باقاعدہ عربی قواعد کے مطابق مشتق یا معطوف نہیں ہوتے)

۳- تورانی خاندان دو شاخوں میں منقسم ہو، جنوبی اور شمالی- یہاں صرف جنوبی شاخ سے ہمارا تعلق[۳۰] ہو- جس میں حسب ذیل قسمیں شامل ہیں :-

(۱) تھائی یا سیامی (۲) ہمالیائی (۳) لوہیتی (۴) کول (۵) دراوڑی-

ہند جرمانی شاخ

ہندستانی :- اس قسم کی سب سے قدیم نمایندہ زبان، ویدکی زبان ہو- یہی تحریری سنسکرت کی سب سے قدیم شکل ہو- اس کے بعد کلاسکی سنسکرت کی باری آتی ہو- جس کی بیں کی تصانیف کی ہم عصر پراکرت یعنی وہ بگڑی ہوئی زبان ہو جو غالباً اس وقت

(بہ سلسلہ صفحہ گذشتہ) ۳۰ جدید علمائے لسانیات زبانوں کے کسی خاندان کو تورانی نہیں کہتے- جان بیمز نے ترکی، تبتی مثلاً، بہاری اور دریدہ (ترکی) سب ہی خاندان کی زبانوں کے لیے یہ لفظ استعمال کیا ہو (مترجم)

۳۱ اس کا خیال رکھنا چاہیے کہ بیمز نے یہ نام ہندستان کی تمام آریائی زبانوں کے لیے جغرافیائی محل وقوع کے لحاظ سے استعمال کیا ہو، ورنہ آج کل ہندستانی کا لفظ جس مفہوم میں استعمال ہوتا ہو، وہ ذہن کو دوسری طرف منتقل کر دیتا ہو (دیکھو مقدمہ)

۳۵ آریائی اقوام میں ایک قوم ہو کلیٹ جس میں شمالی مغربی فرانس، ویلز اور آئرلینڈ کے باشندے شامل ہیں ان کی زبان کلٹک کہلاتی ہو- اب ان قوموں اور ان کی زبانوں میں کافی آمیزش ہو گئی ہو- (مترجم)

۳۶ اطالوی قدیم لاطینی کی قائم مقام ہو اور اٹلی میں بولی جاتی ہو- لاطینی کی دوسری شکلیں اسپین، فرانس وغیرہ میں ملتی ہیں

۳۷ ٹیوٹانی زبان ٹیوٹانی قوم کے لوگوں سے موسوم ہو- اس میں جرمن اور اسکینڈی نیویَن قوموں کے علاوہ انگریزی قوم بھی شامل ہو- یہ نسل بھی مخلوط ہو گئی ہو اور ان کی زبانیں بھی- (مترجم)

۳۸ وسطی اور مشرقی یورپ کی کئی قومیں سلاف نسل سے تعلق رکھتی ہیں- ان کا تعین بھی مشکل ہو ان میں عام طور سے بلغاریہ، چیکوسلواکیہ، پولینڈ، روس، سربیا وغیرہ کے لوگ شامل ہیں- نسل اور زبان دونوں کے لیے سلافی کا لفظ استعمال ہوتا ہو (مترجم)

۳۹ یونانی یا ہیلینک، قدیم یونانی زبان جو اپنی اہمیت کے لحاظ سے دنیا کی تین یا چار مشہور زبانوں میں رہ چکی ہو اس نے صدیوں یورپ کی تمام زبانوں کو متاثر کیا ہو (مترجم)

(بقیہ صفحہ ۵ پر)

کے ہندوستانی عوام بولتے تھے۔ یہ سنسکرت کی بگڑی ہوئی شکل کے سوا کچھ اور نہیں ہے[۱۴] اس کی کئی بولیاں ہیں جو مختلف صوبوں کے نام کی مناسبت سے پکاری جاتی ہیں۔ گو یہ بات مشکوک ہے کہ جن صوبوں کے نام سے وہ منسوب ہیں اُن صوبوں میں بھی بولی جاتی ہیں یا نہیں۔ انھیں میں کی ایک ماگدھی یا مگدھی یعنی موجودہ جنوبی بہار کی بولی ہے جو مشہور مصلح گوتم بدھ کی مادری زبان تھی اس وجہ سے وہ ان ملکوں کی مقدس زبان بن گئی جہاں بدھ مذہب پھیلا۔ ۲۴۳ ق م میں اسے خاص طور سے سیلون لے گیا اور یہ پالی کہلائی[۱۵]۔ اس زبان میں اچھا ادب موجود ہے۔ اسی طرح پراکرت کی ایک بولی سورسینی ہے[۱۶] جو دہلی اور آگرہ کے گرد و نواح میں بولی جاتی ہے اور یہی جینی فرقہ کی مقدس زبان بن گئی جینی[۱۷] عام طور سے مارواڑی ہیں۔ موجودہ زمانے میں اس شاخ کی حسب ذیل زبانیں پائی جاتی ہیں[۱۸]:-

(۱) ہندی (۲) بنگالی (۳) پنجابی (۴) سندھی (۵) مراٹھی (۶) گجراتی، (۷) نیپالی (۸) اڑیہ (۹) آسامی (۱۰) کشمیری (۱۱) ڈوگرا۔

---

۱۰ زمانۂ قدیم میں بحیرۂ ایڈریاٹک کے گرد کی زبانوں کو الی رک یا الی رین کہا جاتا تھا۔ اب یہاں کی زبانیں اپنے اپنے جغرافیائی خطوں کے نام سے موسوم ہیں۔ ایک طرف اٹلی کی بولیاں ہیں دوسری طرف البانیہ اور یونان کی (مترجم)

۱۱ عبرانی - عربی کے بعد سامی نسل کی سب سے اہم زبان - یہودیوں اور عیسائیوں کی مقدس کتابیں اسی زبان میں ہیں۔ فلسطین کے علاقہ میں بولی جاتی ہے۔ مذہبی اہمیت رکھنے کی وجہ سے ایک زمانے میں یہودیوں کا خیال تھا کہ یہی تمام زبانوں کی ماں ہے اور یہی خدا کی پسندیدہ زبان ہے (مترجم)

۱۲ ارامی بھی ایک سامی نسل کی زبان ہے اور ایشیائے کوچک میں بولی جاتی ہے۔ عہد قدیم میں عبرانی کی حریف تھی۔ آٹھویں صدی قبل مسیح کے بعض کتبے ارامی زبان میں ملتے ہیں۔ حقیقتاً یہ کئی بولیوں کا مجموعہ ہے (مترجم)

۱۳ بیمز نے تورانی نسل میں نہ جانے کتنی زبانیں شامل کر لی ہیں۔ حالانکہ علم اللسان نے انھیں الگ الگ گروہوں میں تقسیم کیا ہے بیمز نے ہندوستان کے باہر کی تورانی زبانوں کو شمالی قرار دیا ہے اور ہندوستان کے اندر کی زبانوں اور بولیوں کو جنوبی لیکن یہاں وہ صرف ہندوستانی شاخ کا تذکرہ کرنا چاہتا ہے۔ (مترجم)

۱۴ پراکرت کے متعلق بیمز کا یہ خیال صحیح نہیں ہے۔ پراکرتوں کا وجود سنسکرت کے دوش بدوش ملتا ہے۔ میں نے مقدمہ میں اس کا تذکرہ کیا ہے

۱۵ بیمز نے جس طرح لکھا ہے اس سے یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ ماگدھی سیلون پہونچ کر پالی کہلائی۔ حالانکہ یہ درست نہیں ہے۔ پالی ان ابتدائی ترقی یافتہ پراکرتوں میں سے ہے جسے گوتم بدھ نے اپنی مذہبی تبلیغ کے لیے استعمال کر کے دنیا کے بہت سے گوشوں میں پہونچا دیا ہے۔ اشوک اعظم کے کتبے اور بدھ مت کی مقدس کتابیں پالی ہی میں لکھی گئی ہیں اگر اس کو کسی جغرافیائی علاقہ سے منسوب کیا جا سکتا ہے تو وہ بہار ہے نہ کہ سیلون۔ (مترجم) (بقیہ صفحہ ۷۲ پر)

ہندی کی بولیاں تعداد میں بہت ہیں جن میں خاص خاص یہ ہیں :-

(ا) میتھلی ــــ پورنیہ اور ترہت کے علاقے میں بولی جاتی ہے۔

(ب) ماگدھی ــــ جنوبی بہار میں۔

(ج) بھوجپوری ــــ شاہ آباد، سارن، چمپارن، گورکھپور، مشرقی اودھ اور بنارس میں۔

(د) کوسالی ــــ اودھ اور روہیل کھنڈ میں۔

(ہ) برج بھاشا ــــ اوپری دوآبہ، آگرہ اور دہلی میں[۱۹]

(و) قنوجی ــــ نچلے دوآبہ میں

(ز) راج پوت بولیاں (راجستھانی) ــــ راج پوتانہ میں، ان کی تعداد بہت ہے۔

(ح) بندیلی بولیاں ــــ چمبل ندی سے سون ندی تک

پنجابی کی بہت سی بولیاں ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ پنجاب میں ہر ضلع کی بولی الگ ہے اور بعض ضلعوں میں ایک سے زیادہ بولیاں ہیں۔

۱۶ھ پہلے اڈیشن میں بیمز نے سرسوتی پراکرت لکھا تھا دوسرے اڈیشن میں تصحیح کی (مترجم)

۱۷ھ بیمز کا یہ خیال صحیح نہیں ہے کہ سورسینی پراکرت جینی فرقہ کی مقدس زبان بن گئی بلکہ ان زبانوں اور بولیوں کے نام کا تعین اب تک نہ ہو سکا کیوں کہ وہ دور تغیر کی بولیاں ہیں۔ ان میں سے کسی نے اتنی اہمیت بھی اختیار نہیں کی کہ ان کو پالی کی طرح پراکرتوں میں اونچی جگہ مل جاتی اس لئے اکثر محققین نے انھیں صرف جینی پراکرت کہہ دیا ہے (مترجم)

۱۸ھ یہاں بیمز نے بعض زبانوں پر زیادہ جگہ صرف کی ہے بعض پر بہت کم۔ ہندی کی مختلف بولیوں پر اس سے زیادہ لکھنے کی ضرورت تھی جتنا اس نے لکھا ہے۔ (مترجم)

۱۹ھ برج بھاشا ادبی زبان کی حیثیت سے ضرور دہلی میں جانی جاتی تھی لیکن دہلی کی عام زبان کبھی نہ تھی بیمز نے کھڑی بولی یا ہنگار بدہ کا تذکرہ نہیں کیا ہے اس لیے اردو یا ہندوستانی کا تذکرہ بہت کم ہے اسی لیے اردو یا ہندوستانی کی پیدائش کے متعلق اس کے خیالات زیادہ واضح نہیں ہیں۔ مقدمہ میں وہ نقطۂ نظر پیش کیا گیا ہے جسے جدید علمائے لسانیات تسلیم کرتے ہیں۔ (مترجم)

سندھی حسب ذیل بولیوں میں تقسیم ہوئی ہے:۔

(ا) اوپری سندھ کی سراہی

(ب) نچلے سندھ کی لار

(ج) ملتان کی اُچی

(د) کچھ کی کچھی

مراٹھی کی چار بولیاں ہیں :۔

(ا) کونکنی ــــ رتناگری اور ساحلی علاقوں میں

(ب) دکھنی

(ج) گومان تکی ــــ سوانت واری کے قریب بولی جاتی ہے۔ مقامی طور پر اسے کدالی کہتے ہیں۔

(د) خاندیسی

گجراتی کی تین بولیاں ہیں جو علی الترتیب

(ا) سورت اور بھڑوچ میں

(ب) احمد آباد میں اور

(ج) کاٹھیاواڑ میں بولی جاتی ہیں۔

اصل نیپالی کو پربتیا یا پہاڑی کہتے ہیں۔ تھوڑے تھوڑے فرق سے حسب ذیل بولیاں بولی جاتی ہیں:۔

(ا) پلپا (ب) کمایونی (ج) گڑھوالی (د) تھارو

ایرانی :۔ اس خاندان کی زبانوں کی اصل ژند یا فارسی قدیم ہے۔ سنسکرت سے اس کا قریبی تعلق ہے۔ ژند نے گو کثرت استعمال سے مذہبی تقدس کی حیثیت اختیار کر لی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ کسی زبان کا نام نہیں ہے فارسی قدیم میں کچھ تحریریں تھیں

جنھیں ژند اوستا کہا جاتا تھا[۲۰]۔ یہ تحریریں منظوم تھیں۔ ہر شعر کے دو حصے ہوتے تھے: اوستا یعنی متن اور ژند یعنی اس کی شرح۔ جب متن کی زبان مٹنے لگی تو شرح کی زبان نے اہمیت اختیار کر لی اور یہ نام نہ صرف تصنیف کا مشہور ہو گیا بلکہ وہ زبان بھی اسی نام سے موسوم ہو گئی جس میں یہ شرح لکھی گئی تھی۔ اس تصنیف کے بعض حصوں کے متعلق جنھیں گا تھا کہا جاتا ہے یہ خیال ہے کہ انھیں زردشت سپت مانے یا خود زردشت نے لکھا ہے۔ ہندوستانی شاخ میں جو حیثیت سنسکرت کی ہے ایرانی میں وہ ژند کی ہے۔ اسی طرح پہلوی، ہزوارش[۲۱] اور دوسری زبانیں جو ژند اور فارسی جدید کے درمیان میں ہیں ویسی ہی ہیں جیسے ہندوستانی میں پراکرتیں۔ جدید زبانیں حسب ذیل ہیں:۔

(۱) فارسی (۲) کردی (۳) پشتو (۴) اوسی تینی (۵) آرمینی

ان زبانوں کی تفصیلات میں جانا جو ہندستان کی سرحد کے باہر بولی جاتی ہیں بے سود ہے۔ اسی سبب سے اس خاندان کی باقی ماندہ زبانوں کا ذکر بھی بے کار ہے۔ اب ہم تورانی خاندان کا ذکر کرتے ہیں۔ سامی کا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں۔

تورانی شاخ

تورانی خاندان کی جنوبی شاخ:۔ پہلی قسم تھائی یا سیامی ہے جس میں یہ زبانیں شامل ہیں:۔ (۱) سیامی یا تھائی، سیام میں بولی جاتی ہے (۲) کھو یا کمبوجن، کمبوجا میں (۳) لاؤس وسطی سیام میں (۴) کھامتی، برما میں (۵) مون، پیگو میں (۶) شان، تناسرم میں، (۷) پلاؤنگ، شمالی برما میں۔ ان کے علاوہ اور بھی زبانیں ہیں جو برطانوی نوآبادیات اور برطانوی احاطۂ اثر سے باہر ہیں۔

---

[۲۰] ژند کے متعلق تمیز کے یہ خیالات بحث طلب ہیں۔ اکثر علمائے لسانیات نے مختلف رائیں پیش کی ہیں اس جگہ یہ بحث ضروری نہیں۔ اجمالی طور پر آریوں کے ہندوستان آنے سے پہلے کی ایرانی اور سنسکرت کے تعلق کو پیش نظر رکھنا چاہیے جن میں گہری مماثلت پائی جاتی ہے۔ (مترجم)

[۲۱] بعض علماء نے پہلوی اور ہزوارش کو ایک ہی زبان لکھا ہے۔ (مترجم)

دوسری قسم ہمالیائی ہے جسے میکس مُلر نے تحت ہمالیائی کہا ہے۔ اس میں یہ زبانیں ہیں:۔

(۱) بھوٹیایا بھوٹانٹا (۲) لیچا، سکم میں (۳) لمبو سکم میں (۴) کراتی وادیٔ ارن اور مشرقی نیپال میں (۵) مرمی، مشرقی نیپال اور بلند سلسلۂ کوہ میں (۶) گرنگ، اسی علاقہ میں (۷) نیوار، وسطی نیپال میں (۸) ماگار[۲۲] نشیبی سلسلہ کوہ اور وسطی نیپال میں (۹) براموو نشیبی سلسلہ کوہ اور وسطی نیپال میں (۱۰) چی پانگ (۱۱) دایو یا ہایو (۱۲) کُسنڈا۔ یہ تینوں اودھ کی ترائی میں بولی جاتی ہیں۔ ہایو مشرقی نیپال میں بھی پائی جاتی ہے (۱۳) سُنوار، مغربی نیپال میں۔ (۱۴) سرپا، مغربی نیپال میں (۱۵) کناوری یا ملچان (۱۶) تبرسکاد (۱۷) ہنالیی (۱۸) دراہی یا دورہی (۱۹) دن دار (۲۰) پہری (۲۱) کسوار (۲۲) پکھیا (۲۳) تھکیا (۱۸) سے (۲۳) تک سب زبانیں وسطی نیپال میں بولی جاتی ہیں۔

مندرجہ بالا زبانیں ہمالیائی یا تحت ہمالیائی ہیں۔ ماورائے ہمالیائی یا تبتی شاخ کا ذکر دائرہ تحریر سے باہر ہے۔ یہ بھی ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ یہ سب تبتی کی بولیاں ہیں یا اُس سے قریبی تعلق رکھتی ہیں۔

تورانی شاخ کی تیسری قسم لوہتی یا برمی ہے۔ اس میں حسب ذیل زبانیں شامل ہیں:۔

(۱) برمی (۲) دھی مل، نیپال اور بھوٹان کی ترائی میں (۳) می چی، نیپال اور بھوٹان کی ترائی میں (۴) بورو، کاچرین (۵) گارو، گارو کی پہاڑیوں میں (۶) اکا (۷) ابور (۸) مشمی (۹) میری (۱۰) ڈوفلا (۶) سے (۱۰) تک آسام کے شمالی سرحد پہ بولی جاتی ہیں (۱۱) کسیا (۱۲) میکر (۱۳) انگامی (۱۴) ناگا (۱۵) سِنگ فو

---

[۲۲] ڈاکٹر کیمپ بل نے گرنگ اور ماگار کو ہندی بولیوں بتایا گیا ہے انھوں نے جو سبب بیان کیا ہے وہ اطمینان بخش نہیں ہے۔ ان زبانوں کے بولنے والے قبیلے برہمن ہیں (دا ہجنس)

(۱۱) سے (۱۵) تک آسام کے جنوبی سرحد پر بولی جاتی ہیں (۱۶) کوکی چٹاگانگ کے شمال میں اور ٹپرا وغیرہ میں (۱۷) مگ (۱۸) کھومیا (۱۹) مرو (۲۰) ساک۔

(۲۱) تنگاو (۲۲) رو کھنیگ۔ (۱۷) سے (۲۲) تک اراکان میں بولی جاتی ہیں (۲۳) دریائے کولادن کی بولیاں، تعداد میں بہت ہیں (۲۴) منی پوری بولیاں (۲۵) کورنگ بولیاں (۲۶) کارن بولیاں۔

"قفقاز بھی جو نسبتاً رقبے میں چھوٹا ہے اور جو ایک دوسرے کی سمجھ میں نہ آنے والی بولیوں سے بھرا ہوا ہے، اس علاقہ کے مقابلہ میں جس کا اس وقت ذکر ہے کم اہمیت رکھتا ہے۔ چاہے ہم گارو، کسیا اور میکر کے رقبے پر نظر ڈالیں یا ان علاقوں پر جو اُن کے بالکل نیچے واقع ہیں۔ جیسے کاچر، سلہٹ، ٹپرا اور چٹاگانگ، چاہے ہم آسام کے ناگا ضلاع کو دیکھیں اور ان علاقوں کو جو اُن سے بالکل جنوب میں ہیں یا اوپری اراودی کی وادی اور اُس کی شاخوں کو، ہمیں اصل زبانوں یا غالباً بولیوں کی اتنی بڑی تعداد ملتی ہے جو ہم شاید ہی پُرانی دنیا کے کسی حصے میں پاسکیں۔"

(Latham in Elements of Comparative Philology P. 36)

چوتھی قسم کول ہے جس میں یہ زبانیں شامل ہیں:۔

(۱) سنتھالی (۲) کول (۳) بھومیج (۴) منڈل، چھوٹا ناگپور میں۔

(۵) کولی ہاں یا ہو (۶) کھونڈ، سمبل پور وغیرہ میں (۷) گونڈ (۸) اوراؤں، سرگوجا میں (۹) راج محلی۔

پانچویں یعنی دراوڑی قسم میں حسب ذیل زبانیں ہیں:۔

(۱) تلگو (۲) تامل (۳) کنڑی (۴) ملیالم (۵) تولو (۶) کدگو (۷) تودہ (۸) بودوگر (۹) اِرولار (۱۰) کوٹا (۱۱) براہوئی (۱۲) سنگھالی[۲۳]

[۲۳] چونکہ کلاسکی سنگھالی میں سنسکریت کے بہت سے الفاظ ہیں اس لیے میکس مُلر نے اسے آریائی میں شمار کیا ہے (مترجم)

دنیا کی زبانیں

طریقہ تقسیم۔ مختلف خاندان ہند یورپی۔ ہند ایرانی

دنیا میں جو زبانیں بولی جاتی ہیں اُن کی گروہ بندی دو طرح سے عمل میں آتی ہے۔

پہلی قسم میں زبانوں کو لفظی اور صرفی خصوصیات کے لحاظ سے صرف دو بڑی جماعتوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ دوسری قسم کی گروہ بندی نسلی اور تاریخی تعلقات کی بنا پر عمل میں آتی ہے اور اس میں متعدد جماعتیں ہیں۔

پہلی تقسیم میں جو دو جدا جماعتیں بنائی گئی ہیں ان میں پہلی جماعت ان زبانوں کی ہے جو یک لفظی ہوتی ہیں اور جن کے اساسی الفاظ شکلی تبدیلیوں کے ذریعہ سے اپنے مفہوم میں تغیر و تبدل اور اضافہ نہیں کرتے۔ اس قسم کی زبانیں سرزمین چین، ہندوستان کے مشرقی ممالک اور انہی کے اطراف و اکناف کی آبادیوں میں رائج ہیں۔ ان زبانوں میں تمام الفاظ بالعموم آزاد ہوتے ہیں اور اُن میں سابقوں اور لاحقوں کا استعمال نہیں کیا جاتا۔

اس تقسیم کی دوسری جماعت میں دنیا کی جملہ باقی ماندہ زبانیں شامل ہیں ان میں الفاظ اپنی شکلیں اور ان کے ساتھ مفہوم بدلتے رہتے ہیں۔ اور ساتھ ہی سابقوں اور لاحقوں کے ذریعہ سے بھی ان کے معانی میں قسم قسم کے پہلو پیدا کیے جا سکتے ہیں۔ ایک ہی لفظ اصل یا مصدر ہوتا ہے اور اسی سے سینکڑوں لفظ مشتق ہوتے ہیں۔

"تاریخی اور نسلی تعلقات کے لحاظ سے دنیا کی زبانوں کو آٹھ بڑے بڑے خاندانوں میں تقسیم کیا جا تا ہے۔ ان میں کا ہر خاندان واضح کرتا ہے کہ اس کے بولنے والے خاص خاص ممالک یا قبیلوں کے افراد ہیں جن میں سے بعض اس وقت ایک دوسرے سے جدا بھی ہو گئے ہیں لیکن اُن کی زبان میں وہی قدیم اشتراک باقی ہے۔

۲

دنیا کے آٹھ بڑے بڑے خاندان السنہ یہ ہیں :-

۱۔ سامی ، ۲۔ ہند چینی ، ۳۔ ڈراوڈی ، ۴۔ مونڈا ، ۵۔ افریقہ کی بانتو ، ۶۔ امریکی ، ۷۔ ملایا ، ۸۔ ہند یوروپی ،

سامی زبانیں سام ابن نوح علیہ السّلام سے منسوب ہیں جن کا ذکر انجیل مقدس اور قرآن شریف میں پایا جاتا ہے اور جن کی نسبت مشہور ہے کہ وہ ان تمام قوموں کے جدِ اعلیٰ ہیں جو اس وقت سامی زبانیں بولتی ہیں۔

سامی کی مشہور شاخوں میں آشوری (جس میں شام اور بابل کی مفقود زبانیں شامل ہیں) عبرانی ، فنیقی ، عربی اور چند حبشی بولیوں کا شمار کیا جاتا ہے عبرانی اور عربی نے یہودیوں اور مسلمانوں کی مذہبی کتابوں کی وجہ سے اس جتھے میں سب سے زیادہ اہمیت حاصل کر لی ہے۔

ہند چینی گروہ میں خاص چینی زبان کے علاوہ حسب ذیل زبانیں شامل ہیں۔ ۱۔ سیامی جس کی سات شاخیں ہیں ، ۲۔ تبتی یا ہمالوی جس کی (۲۳) شاخیں ہیں اور ۳۔ برمی جس کی (۱۲) شاخیں ہیں۔

اس گروہ کی زبانوں میں چینی خاص کو زیادہ اہمیت حاصل ہے کیونکہ اسی میں قابل وقعت

ادب موجود ہے۔ برمی زبانیں چونکہ ہندستانی رقبہ میں شامل ہیں اس لئے ان کا ذکر آئندہ باب میں کیا جائے گا۔

ڈراوڑی گروہ کی چار پانچ زبانیں قابل ذکر ہیں، ۱۔ تامل، ۲۔ تلگو، ۳۔ ملیالم، ۴۔ کنڑی اور ۵۔ براہوی؛ چونکہ یہ سب زبانیں ہندستان میں بولی جاتی ہیں ان کا تفصیلی ذکر آئندہ باب میں کیا جائے گا۔

مونڈا زبانوں کا تعلق بھی ہندستان ہی سے ہے۔ ان کی خاص شاخیں یہ ہیں :۔
۱۔ گونڈ، ۲۔ سنتھال، ۳۔ منڈلی، ۴۔ راج محلی، ۵۔ سمبھل پوری۔

افریقہ کے اصلی باشندے جو زبانیں بولتے ہیں انہیں بانتو گروہ میں شامل کیا جاتا ہے اور ان کی ایک سو پچاس جدا جدا شاخیں ہیں۔ اسی طرح امریکہ کے اصلی باشندوں (ریڈ انڈین) کی اور ملایا کی زبانیں بھی علیحدہ علیحدہ جتھے سمجھی جاتی ہیں۔

دنیا کی زبانوں کا آخری مگر سب سے اہم جتھا ہند یورپی ہے جس سے ہماری ہندستانی زبان کا تعلق ہے اس لئے ہم اس پر نئی سرخی کے تحت ذرا تفصیل سے روشنی ڈالیں گے۔

۳

ہند یورپی :۔

یہ خاندان السنہ سب سے زیادہ اہم ہے، کیونکہ اس میں اکثر ایسی زبانیں داخل ہیں جو اپنے ادبی او علمی ذخیروں کے لحاظ سے دنیا کی سب سے اعلیٰ زبانیں کہلائی جا سکتی ہیں۔ ان زبانوں کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ اُن کے اجزا ایک دوسرے سے اس قدر گھل مل جاتے ہیں اور ان میں اس قدر تبدل و تغیر پیدا ہو جاتا ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد ایک ہی لفظ مختلف شکلوں او متعدد معنوں میں

مستعمل نظر آتا ہے۔

دوسرے لسانی خاندانوں کے مقابلہ میں یہ جتھا نہایت وسیع اور زیادہ اہم حصہ زمین پر پھیلا ہوا ہے۔ ہمارے ملک ہندوستان میں زیادہ تر اسی خاندان کی زبانیں بولی جاتی ہیں۔ یورپ کی اکثر زبانیں انگریزی، فرانسیسی، جرمن، اٹالوی وغیرہ بھی اسی میں شامل ہیں۔ ایران، توران، امینیا وغیرہ کے باشندے بھی اسی کی شاخیں بولتے ہیں۔ ان تمام دور دراز ممالک کی زبانیں نہ صرف نوعیت بلکہ نسل اور خاندان کے لحاظ سے ایک دوسرے سے اس قدر قریب ہیں کہ ان کو ایک ہی ماں کی متعدد بیٹیاں کہا جا سکتا ہے۔

ابتدائی زبان کو اس کی متفرق شاخوں کے ساتھ تین ناموں سے یاد کیا جاتا ہے ہندیورپی ہندجرمانی آریائی پہلا نام اُن ملکوں کی طرف اشارہ کرتا ہے جہاں زیادہ تر یہی زبانیں بولی جاتی ہیں۔ یہ ایک حد تک صحیح نام ہے۔ دوسرا نام عام طور پر جرمنی میں مستعمل ہے اور پورے خاندان کے لئے غیر تشفی بخش ہے۔ آخری نام صحیح نہیں۔ کیونکہ وہ اس خاندان کی صرف ایشیائی شاخ پر صادق آسکتا ہے۔ لیکن یہ نام انگریزی والوں میں اس قدر مقبول ہو چکا ہے کہ شاید یہی زندہ رہ جائے۔

ہندیوروپی خاندان کی زندہ زبانوں کو آٹھ شاخوں پر منقسم کیا جاتا ہے۔

۱۔ ہندایرانی یا آریائی، ۲۔ ارمنی، ۳۔ بلقان سلافی۔ ۴۔ البانوی ۵۔ ہیلینی، ۶۔ اٹالوی، کیلٹک، ۸۔ ٹیوٹونی۔

ہندایرانی یا آریائی خاندان ہی سے ہماری زبان اردو کا تعلق ہے اس لئے اس پر ہم آئندہ تفصیل سے بحث کریں گے۔ ہندیورپی جتھے کی دوسری زبانوں میں ہیلینی، اٹالوی، اور ٹیوٹونی بہت

بہت اہم شاخیں ہیں ہیلینی میں قدیم وجدید یونانی زبانیں شامل ہیں جو اپنے ذخیرہ ادب کی وجہ سے ممتاز ہیں۔ اٹالوی شاخ میں لاطینی، موجودہ اٹالوی، فرانسیسی، ہسپانوی، اور پرتگالی زبانیں شامل ہیں۔ لاطینی زبان میں قدیم یونانی کی طرح انسان کے قدیم تخیل، طرز معاشرت کے ارتقا اور دنیاوی قوانین کے انتہائی عروج کے مطالعہ کے لئے کافی ذخیرہ ادب موجود ہے۔ فرانسیسی اور موجودہ اٹالوی دونوں زبانیں دنیا کی جدید ترقی یافتہ السنہ میں اپنے اعلیٰ علم ادب اور تہذیب و تربیت کی وجہ سے خاص طور پر ممتاز ہیں۔

ٹیوٹونی شاخ میں جرمن اور انگریزی زبانیں شامل ہیں جو نہ صرف اس لئے اہم ہیں کہ اس کے بولنے والے دنیا کے بہت بڑے ترقی یافتہ حصہ میں آباد ہیں اور کئی قوموں پر سیاسی اثر رکھتے ہیں بلکہ ان کا علم و ادب بھی دنیا کی اکثر زبانوں کے علم وادب سے اعلیٰ ہے۔

ہندیورپی جتھے کی دوسری زبانیں کیلٹک، ارمنی، البانوی، اور بلقان سلافی ہیں۔ مگر نہ ان کے بولنے والوں کی تعداد زیادہ ہے اور نہ ان کا ادب کوئی خاص اہمیت رکھتا ہے۔

ہندیورپی خاندان السنہ کا یہاں ایک نقشہ پیش کیا جاتا ہے جس میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ دنیا کی بعض اہم موجودہ زبانوں کا ایک دوسرے سے کیا تعلق ہے۔

ہندیوروپی
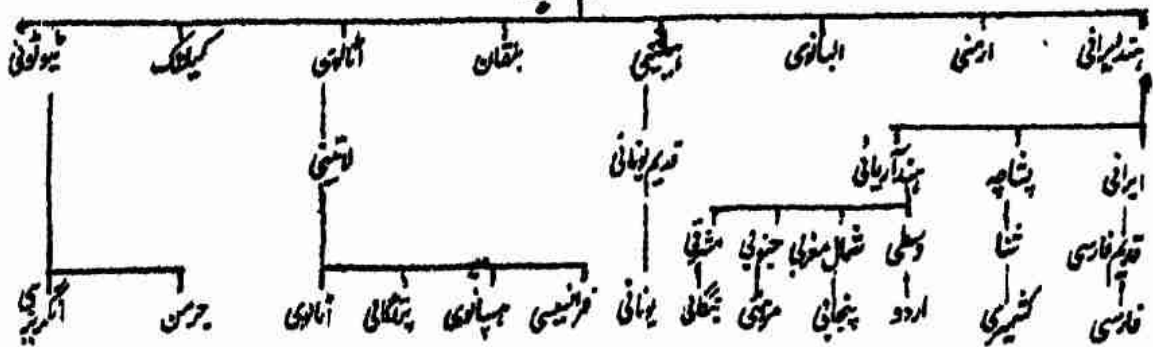
ہند ایرانی زبانیں :-

اس خاندان کو تین شاخوں پر منقسم کیا جاتا ہے ۔ ۱۔ ایرانی، ۲ پشاچہ، ۳۔ ہند آریائی ایرانی
خاندان کی زبانیں متعدد ہیں ۔ اوستا (تقریباً ۶۰۰ قبل مسیح) اور ہنحامنشی کتبوں کی قدیم ایرانی (تقریباً ۵۱۰
سے ۳۵۰ قبل مسیح) اس خاندان کی سب سے مشہور زبانیں ہیں جو بحر اسود سے لیکر وسط ایشیا تک بولی
جاتی تھیں ۔ ان کے بعد جو ایرانی زبانیں نکلیں اور پھیلیں، انہیں ہم تین اہم شاخوں میں تقسیم کر سکتے
ہیں ۔ ۱۔ مشرقی ۲۔ جنوب مشرقی، ۳۔ مغربی ۔

مشرقی ایرانی کو ختنی بھی کہتے ہیں اس کی بولیوں میں ۱۔ غلچہ، (پامیر کی زبان) ۲۔ وخی بولیاں
۳۔ سرخوبی اور ۴۔ مینجانی قابل ذکر ہیں ۔ جنوب مشرقی تقسیم میں پشتو اور بلوچی زبانیں شامل ہیں جو
ہندوستان کی شمال مغربی سرحدوں پر بولی جاتی ہیں ۔ مغربی شاخ کو فارسی بھی کہتے ہیں ۔ اس میں
شمال اور وسط کی بولیاں، قدیم فارسی، پہلوی اور جدید فارسی اور کردی زبانیں شامل ہیں ۔ جدید فارسی
نے علم و ادب کی وجہ سے بہت مشہور اور مقبول ہے ۔ ہندوستانی زبانیں اور خاص کر اردو اس سے
بے حد متاثر ہوئی ہے ۔

ہند ایرانی کی دوسری شاخ پشاچہ ہے ۔ اس خاندان کی زبانیں ہندوستان کے انتہائی
شمال مغربی سرحدی مقامات پر بولی جاتی ہیں ۔ ان کے تین ذیلی حصے ہیں ۔
۔ کافر جس کی بولیوں میں بشگلی، وی ایالا، کلاسہ، گواربتی اور پشئی قابل ذکر ہیں ۔ ۲۔ کھووار
یا چترالی اور ۳۔ شنا جس کی خاص شاخیں یہ ہیں ۔ ۱۔ شنا خاص (جس کی سات جدا جدا
بولیاں ہیں) ب۔ کوہستانی (جس کی تین شاخیں ہیں) اور ج کشمیری جو ہندوستانی رقبہ میں

شامل ہے ۔

ہند ایرانی کی تیسری شاخ ہند آریائی ہے ۔ چونکہ اس خاندان سے ہماری زبان اُردو کا راست تعلق ہے اس لئے ہم اس کی تفصیل ایک علیحدہ باب میں بیان کریں گے ۔ یہاں ہم ہند آریائی خاندان کا ایک نقشہ پیش کرتے ہیں جس کے مطالعہ سے اس خاندان کی مختلف زبانوں کے تعلقات واضح ہوسکیں گے ۔

ہند ایرانی زبانیں
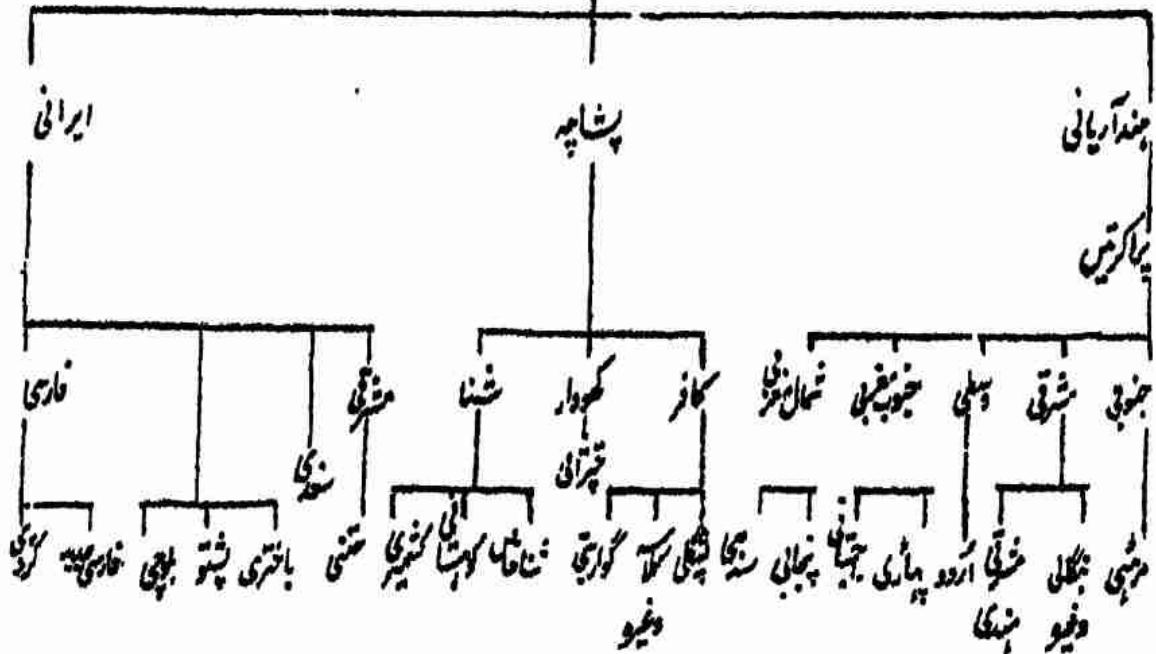
عالمی زبانوں کے خاندان

تقابلی یا تاریخی لسانیات نے دنیا بھر میں بولی جانے والی زبانوں کو چند خاندانوں میں تقسیم کیا ہے۔ عالمی زبانوں کے اس کنبہ کی درجہ بندی حسب ذیل اس طرح کی گئی۔

١۔ ہند یورپی، یا انڈو یورپی یا انڈو ہٹائٹ

٢۔ سامی، یا سیمیٹک

٣۔ فنو یوگرک

ان تین بڑے خاندانوں میں فنو یوگرک خاندان کا نہ تو علاقہ زیادہ وسیع ہے اور نہ ہی اس سے متعلق زبانوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اس خاندان سے متعلق زبانیں یورپ کے گرد و نواح میں بولی جاتی ہیں۔ فنش، ہنگرین، ایسٹونین اور سوویت دیس کی کئی زبانیں اس خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس کے علاوہ سامویدی زبانیں اسی خاندان کی زبانوں سے بڑی مشابہت رکھتی ہیں اسی لیے فنو یوگرک اور سامویدک خاندانوں کو ایک مشترکہ نام یورالک سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔

ہند یورپی اور سامی خاندانوں کی زبانوں میں بہت قدیم تحریری نمونے موجود ہیں۔ سامی گروہ کی بہت سی زبانیں آج مردہ ہو چکی ہیں عبرانی یا عبرانی

زبانوں کا شمار انھیں مردہ زبانوں میں کیا جاتا رہا ہے۔ آج اسرائیل کی نئی مملکت کے ذریعہ اس کی نشاۃ الثانیہ تقریباً مکمل ہو چکی ہے۔ اس خاندان کی دوسری اہم زبانیں عربی اور حبشی ہیں۔ ان کے علاوہ ایک اور بڑا عالمی خاندان حامی یا حیمٹیک ہے اس خاندان کی زبانیں بڑی مشابہت رکھتی ہیں۔ حامی زبانوں کا وہ قدیم خاندان ہے۔ جس میں قدیم مصری، قبطی یعنی کوپٹک اور بربری قبائل کی بربو زبان قابل ذکر ہے۔

ہند یورپی کو انڈو ہٹائٹ بھی کہا گیا ہے کیونکہ ویدوں کی جو دستاویز ہاتھ لگی ہے وہ ہٹائٹ زبان کا نمونہ ہے یوں تو تقریباً ۲½ ہزار سال کی پرانی تاریخ سامنے آچکی ہے۔ آج اس خاندان کی کئی زبانیں مردہ ہو چکی ہیں اسکے باوجود اسکی بے شمار زبانیں آج بھی موجود ہیں اور متواتر اپنی ترقی میں کوشاں ہیں ہند یورپی خاندان کی زبانوں کو مندرجہ ذیل گروہوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ آرمینی۔ دو ہزار سال قبل مسیح

۲۔ ہند ایرانی۔ دو ہزار سال قبل مسیح (قدیم و جدید فارسی) افغانستان اور کچھ روسی زبانیں۔

۳۔ ہند آریائی ۱۵۰۰ قبل مسیح، سنسکرت، پراکرت، اپ بھرنش مشرقی اور مغربی ہندی نیز تمام جدید آریائی زبانیں۔

عہد حاضر میں لسانیات کے مطالعہ کے لیے خاص طور سے اسے تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے

۱۔ عمومی یا جنرل لسانیات

۲۔ تاریخی یا تقابلی یعنی ہسٹوریکل اور کمپیریٹیو لسانیات

۳۔ انطباقی یا عملی یا اپلائڈ لسانیات

۴۔ ہیلین یا ہیلنک ۔۔۔۲۰۰۰ ق م ۔ اس میں صرف یونانی زبان کو شامل کیا جاتا ہے۔ جو آج بھی یونان میں رائج ہے۔

۵۔ اطالوی یا اٹیلک ۔ آج کی لاطینی، اطالوی، فرانسیسی، اسپینی اور پرتگالی اسی گروہ میں شامل ہیں۔

۶۔ کیلٹک :۔ اسی گروہ کی زندہ زبانیں آئرش، ویلش اور برٹین ہیں۔

۷۔ جرمنی یا جرمینک :۔ اس کی ایک شاخ گوتھک تھی جو اب مردہ ہو چکی ہے اسی گروہ کی دو شاخیں اسکینڈینوین اور مغربی جرمینک ہیں۔ مغربی جرمینک میں جرمن، ڈچ اور انگریزی زبانیں ہیں اور اسکینڈینوین میں آئس لینڈک، نارویجین، سویڈش اور ڈینش زبانیں شامل کی جاتی ہیں۔

۸۔ بالٹو سلاوک :۔ عیسوی سن کے آغاز میں ہی غالباً بالٹک زبان سلاوک سے علیحدہ ہو گئی۔ بالٹک شاخ کی لیتھوآئین اور لٹوئین زبانیں آج بھی موجود ہیں۔ سلاوک گروہ کا دائرہ خاصہ وسیع ہے۔ اس کو تین حصّوں میں اس طرح تقسیم کیا گیا ہے۔

ا ۔ جنوبی سلاوک :۔ اس حصّے میں میکڈونین، بلگارین، سار بو کروئین اور سولون زبانیں شامل ہیں۔

ب ۔ مغربی سلاوک :۔ اس میں پولش، سلواک، زیکیہ زبانیں شامل ہیں۔

ج ۔ مشرقی سلاوک :۔ یہ یوکرینئین اور روسی زبانوں پر مشتمل ہے۔

۹۔ الیرین :۔ اس گروہ کی زبانیں ہلینک کے ساتھ بڑی مماثلت رکھتی ہیں۔ البانی زبانوں کو اسی کی جدید شکل خیال کیا جاتا ہے۔

زبانوں کے ان تین اہم اور عظیم خاندانوں کے علاوہ دنیا بھر میں جو دوسری زبانیں بولی برتی جاتی ہیں ان کے چند اہم ترین خاندان مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ ترکی یا ترکش :۔ اس میں ترکی اور ازبک زبانیں شامل ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ترکی کا تعلق بعض دوسری زبانوں کے وسیلہ سے الطائک خاندان سے ہے۔ ہر چند کہ ابھی تک اس خیال کی کہیں سے کوئی تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔

۲۔ الطائک :۔ اس خاندان کی بڑی اور مشہور شاخوں میں منگولین اور وہ تنگوسک زبانیں شامل ہیں جن کی بڑی مشہور شاخیں منچو اور شمالی مشرقی ایشیا میں بولی جانے والی کئی دوسری اہم زبانیں خاص ہیں۔ جاپانی اور کوزین بھی اسی خاندان کی زبانیں ہیں۔

۳۔ کاکیشین :۔ اس خاندان میں کاکیشین، جارجین اور کئی دوسری زبانیں شامل ہیں۔

۴۔ دراویدی یا ڈراویڈین زبانوں کا خاندان :۔ زبانوں کا یہ خاندان جو جنوبی ہندوستان میں آج بھی موجود ہے۔ عالمی زبانوں کے خاندانوں میں اہم ترین خاندان ہے۔ ہندستان جیسے

عظیم ملک (باعتبار آبادی اور باعتبار رقبہ دونوں)
کی ایک تہائی آبادی آج بھی اسی خاندان کی چار اہم زبانیں
بولتی ہیں، یعنی تامل، تلگو، کنڑ اور ملیالم۔ ان کے علاوہ ٹوڈا
وغیرہ اسی خاندان کی کچھ اہم زبانیں آج بھی رائج ہیں۔

۵۔ آسٹرک خاندان:۔ اس خاندان کی گول منڈا اور مون کھمیر زبانیں ہیں ان
کا حلقۂ اثر مشرق اور جنوب مشرق کی جانب پھیلا ہوا ہے
شمالی اور مشرقی ہندستان میں اس خاندان کی زبانیں مروج
ہیں۔ کمبوڈیا کی زبان بھی مون کھمیر خاندان میں شامل ہے۔

۶۔ انڈمانی یا انڈمانیز:۔ جزائر انڈمان میں جو زبانیں بولی جاتی ہیں ان کا کوئی
تعلق ابھی تک کسی اور زبان سے قائم نہیں کیا جا سکا ہے۔ ان
جزائر کے الگ الگ پڑے رہنے اور ان کے باشندوں کی
پس ماندگی و قدامت کے پیش نظر یہ خیال کیا جاتا رہا ہے کہ یہاں
کی زبان اپنی جداگانہ حیثیت رکھتی ہے اسی لیے اسے ایک
مستقل خاندان خیال کیا جاتا ہے۔

۷۔ چینی تبتی یا ساٹنو تبتین:۔ اس خاندان میں مندرجہ ذیل گروہ شامل
کیے جاتے ہیں۔

الف:۔ تبتی برمی یا ٹبیٹو برمیز:۔ اس میں چینی اور برمی
دونوں زبانیں شامل ہیں۔

ب:۔ چینی زبانیں:۔ چین میں بولی جانے والی متعدد زبانیں

اسی خاندان کی ہیں۔

ج :- کھتائی :- اس میں سیامیز، لوطیس اور کچھ دوسری زبانیں شامل ہیں۔

د :- ویتنامی :- یہ بھی تعریفی اعتبار سے اس خاندان کی زبان کہی جاتی ہے اگرچہ کہ یہ رشتہ ابھی تک پوری طرح ثابت نہیں کیا جا سکا ہے۔

۸۔ ملایا اور پولینشیائی :- اس خاندان میں متعدد گروہ شامل ہیں مثلاً

(۱) ملائی یا ملائیشین :- اس میں انڈونیشین، مالے اور انڈونیشیا کی دیگر بے شمار زبانیں یعنی بالی اور جاوانی وغیرہ شامل کی جاتی ہیں۔ ان کے علاوہ فلپائنز کی جملہ زبانیں بھی اس گروہ میں شامل کی جاتی ہیں۔

(۲) ملیشیائی یا ملیشین :- اسی گروہ کی وہ زبانیں ہیں جو جزائر سلوین اور اسی خطے کے دوسرے جزیروں میں رائج ہیں۔

(۳) مائکرونیشیائی یا مائکرونیشین :- اس گروہ میں جزیرہ گلبرٹ کی زبانیں شامل کی جاتی ہیں۔

(۴) پولینشیائی :- اس میں فیجی اور ہوائی سی سی مشہور زبانوں کے علاوہ جزیرہ الیٹر اور دوسرے کئی جزیروں کی زبانیں شامل ہیں۔

۹۔ نیوگنی یا نیوگنین :- نیوگنی میں بہت سی زبانیں بولی جاتی ہیں لیکن ابھی تک

یہ بات پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچی ہے کہ کسی دوسرے خاندان سے
ان کا کوئی تعلق ہے کہ نہیں۔

۱۰۔ آسٹریلیائی یا آسٹریلین :۔ آسٹریلیا کے قدیم باشندے مختلف زبانیں
بولتے ہیں ان میں شمالی زبان کے علاوہ باقی ایک دوسرے
سے قریبی تعلق رکھتی ہیں۔

۱۱۔ شمالی امریکہ کی زبانیں :۔ شمالی امریکہ میں بے شمار زبانیں بولی جاتی ہیں۔
ان سب کو تقریباً ۵۵ چھوٹے چھوٹے خاندانوں میں تقسیم
کیا جا سکتا ہے۔ بعض ماہرین نے ان خاندانوں میں سے
بعض کو یکجا کر دیا ہے اور یوں ان کی تعداد گھٹا دی ہے
بعض اہم خاندان حسب ذیل ہیں۔

الف :۔ اسکیموئی یا اسکیموین :۔ اس خاندان میں اسکیمو اپنی مختلف
شکلوں کے ساتھ موجود ہے۔

ب :۔ انگونکیائی :۔ اسی میں شمالی مشرقی اور وسطِ مغربی امریکہ
کے تعلیم یافتہ باشندوں کی زبانیں شامل ہیں ان کا حلقۂ
اثر دور مغرب تک پھیلا ہوا ہے۔

ج :۔ نوکتن :۔ اس خاندان میں نکنا اور کواکیت زبانیں
شامل ہیں۔ بعض لوگ ان کو انگونکیائی خاندان سے
متعلق کرتے آئے ہیں۔

ح :۔ جیبان :۔ گوٹے اور کولمبیا کے درمیان یہی خاندان

پھیلا ہوا ہے۔

۱۲۔جنوبی امریکہ کی زبانیں:۔ جنوبی امریکہ میں بہت سی ریڈ انڈین زبانیں
رائج ہیں۔ جن میں سے کچھ اب بھی جوں کی توں برقرار ہیں
ان میں خاص خاص خاندان اراونکن، کاریبین ٹوپی
گوآرین اور آرین کیبین ہیں۔ ان میں سے ابھی
تک بہت سی زبانوں کی گروہ بندی ہونا باقی ہے
جوں جوں اس کا تقابلی مطالعہ ہوگا حقیقتِ حال و
داانکشاف ہوتی جائے گی۔

عالمی زبانوں کے خاندانوں کے اس مطالعہ میں ایسی بہت سی زبانیں ہیں جو اس
مطالعہ میں نہیں آسکی ہیں۔ خاص طور سے افریقہ کے براعظم کی بہت سی
زبانیں ابھی تک تحقیق کی دسترس سے باہر ہیں۔ ماہرین لسانیات ان کی
تحقیق میں لگے ہوئے ہیں۔ رفتہ رفتہ ان زبانوں کا لسانیاتی مطالعہ اور
ایک زبان کا دوسری زبان سے موازنہ یہ ثابت کردے گا وہ اپنی اصل
میں کس خاندان کی زبانیں ہیں۔ اس لیے آج بآسانی یہ کہا جاسکتا ہے
کہ تقابلی لسانیات ماہرین لسانیات کے ہاتھ میں ایک ایسا کارگر حربہ
ہے جو دنیا بھر کی عام زبانوں کے رشتے ناتوں کی بازآفرینی میں
بہت ہی موثر ثابت ہوا ہے۔

ہندوستان میں زبانوں کے خاندان

آریوں سے پہلے :- ہندوستان میں آریہ نسل سے پہلے کون کون سی قومیں ہو گزری تھیں اور وہ کون کون سی زبانیں بولتی تھیں۔ اس کا تذکرہ بہت کم کتابوں میں ملتا ہے۔ ڈاکٹر سنیتی کمار چیٹرجی نے بہت احتیاط کے ساتھ ان بیانات کو بنیاد بنا کر جو نتیجہ اخذ کیا ہے اس کی رو سے ہندوستان میں پایا جانے والا انسانی گروہ حبشی (NEGROTOS) کہلاتا ہے۔ یہ لوگ شاید افریقہ سے سمندر کے کنارے کنارے چل کر ہندوستان میں داخل ہوئے تھے۔ یہ ابتدائی پتھر کے زمانے کے لوگ زراعت یا غلہ بانی سے نا آشنائے محض تھے۔ پہلے یہ جنوبی ہند میں پھیلے اس کے بعد شمالی ہند سے ہوتے ہوئے برما گئے اور وہاں سے انڈونیشیا کے جزیروں میں جا بسے۔ ملایا، سماترا، اور فلپائن کے بعض جزیروں میں آج بھی ان کے کچھ آثار نظر آتے ہیں۔ جنوبی بلوچستان اور زیریں برمی علاقوں کے بعض قبائل میں آج بھی ان کی کچھ نشانیاں موجود ہیں۔ ہندوستان کے لسانی سرمائے میں کہیں کہیں ان کا وجود تقریباً نا کے برابر ہے۔

زبانوں کا آسٹرک خاندان :- ہندوستان میں آنے کا سراغ جس دوسری نسل میں ملتا ہے وہ لوگ آسٹرک ہیں ان کے نام کی مناسبت سے وہ زبان جسے وہ استعمال کرتے تھے آسٹرک

زبان کے نام سے موسوم ہے انھیں آسٹرک (AUSTRIC) یا پروٹو آسٹرلائڈ بھی کہا جاتا ہے۔ ہندوستان میں بسنے کے بعد ان کی کچھ شاخیں ملایا، انڈونیشیا وغیرہ پہنچیں، ہند چینی اور ماں کھمیر میں زبانوں کے اسی خاندان کی بولیاں بولی جاتی ہیں۔ نکوباری اور سیلون کے ودّا اسی خاندان سے متعلق رہے ہیں۔ ہندوستان میں آج بھی کول اور منڈا زبانیں جو اسی خاندان کی ہیں بولی جاتی ہیں۔ آسٹرک قبائل آریوں سے پہلے دراوڑوں کے ساتھ ترقی کر رہے تھے۔ انھوں نے دراوڑوں اور بعد میں آنے والے آریوں کو تہذیبی طور پر بہت متاثر کیا تناسخ کا عقیدہ آریوں کو انھیں کی دین ہے۔ دریائے گنگا کا یہ نام بھی آسٹرک کا عطیہ ہے۔ آسام بنگال بہار، مدھیہ پردیش اور اڑیسہ کے بعض حصوں میں وہ قبائل آج بھی موجود ہیں جو آسٹرک خاندان کی بولیاں آج بھی بولتے ہیں۔

زبانوں کا دراویڈی خاندان: ہندوستان میں بولے جانے والی زبانوں کا تیسرا اہم خاندان دراویڈی خاندان کہلاتا ہے۔ یہ ان دراوڑوں کی زبانوں کا خاندان ہے جو آسٹرک نسل کے فوراً بعد تقریباً اسی عہد میں ہندوستان میں موجود تھے جس میں آسٹرک خاندان اپنی ترقی کے اعلیٰ منازل کو چھوڑ رہا تھا۔ یہ لوگ بحیرۂ روم ہی کی طرف سے آئے۔ شروع میں وادی سندھ میں جا بسے۔ پھر آہستہ آہستہ ملک کے شمالی حصوں میں پھیل گئے۔ آریوں کی یورش و یلغار کے بعد جنوب کی طرف رُخ کیا اور تب سے اب تک جنوبی ہند میں اپنی زبانوں کی الگ شمع روشن کیے ہوئے ہیں۔ ہندوستان کی تقریباً ایک تہائی آبادی دراوڑ زبان کی مختلف شاخیں اور بلوچستان

کا وہ علاقہ جہاں بروہی زبان بولی جاتی ہے اس خاندان کے زیر اثر ہے
اس خاندان کی چار بڑی زبانیں تامل، تلگو، ملیالم، اور کنڑ ہندوستان
کی قومی زبانوں میں شامل ہیں سنسکرت سے متاثر ہونے کے ساتھ ساتھ دراوڑ
زبان جن میں تامل سب سے قدیم اور سنسکرت کی طرح مالا مال ہے۔ دراوڑی
خاندان نے خود سنسکرت اور اس کے وسیلے سے ہند آریائی خاندان کو بہت متاثر
کیا ہے۔ چنانچہ ٹ، ڑ، ڈ کی معکوسی آوازیں ہند آریائی میں دراویدی خاندان
سے ہی لی گئی ہیں۔

زبانوں کا تبتی برمی خاندان :- واضح رہے کہ ہندوستان کے کسی علاقے
میں بھی چینی زبان نہیں بولی جاتی۔ جو
زبانیں تبت و برما میں بولی جاتی ہیں تقریباً وہ اسی خاندان کی زبانیں ہیں جو
ہندوستان میں بولی جاتی اور ہمالیائی کہلاتی ہیں یہی زبان سکم اور بھوٹان کے
علاوہ مغرب میں لداخ اور مشرق میں ناگا پہاڑیوں میں بولی جاتی ہے۔ زبانوں
کا یہ خاندان تبتی برمی کہلاتا ہے یہ دراصل ان چند تبتی چینی اور منگولی قبائل
کے ہندوستان میں آنے کے سبب اپنے کچھ اثرات چھوڑ گیا جو ہندوستان کی شمالی
مشرقی سرحد سے داخل ہوئے مگر ملک کے دوسرے حصوں میں نہ پھیل سکے۔ اس لیے
ان سے لسانی سرمائے میں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔

زبانوں کا ہند آریائی خاندان :- ہندوستان میں زبانوں کا سب
سے اہم خاندان ہند آریائی کے
نام سے موسوم ہے زبانوں کا یہ خاندان اس وقت سے شروع ہوتا ہے

جب سے آریہ ہندوستان میں داخل ہوئے یہاں آنے سے پہلے تک وہ جو زبان بولتے تھے وہ اپنے پہلے مرحلے میں ہند یوروپی کہلاتی ہے اور دوسرے مرحلے میں ہند ایرانی کہلاتی ہے۔ پہلے اور دوسرے مرحلے سے مراد ہے کہ آریہ ہندوستان میں آنے سے پہلے ایران جانے تک یورال کے کوہستانی سلسلے سے بحیرۂ کیسپین کے اس خطے میں جو وادی ڈینوب تک پھیلا ہوا تھا اور جو یوروپ اور ایشیا میں مشترک ہے وہیں رہتے تھے۔ اسی مشترک خطے کو آریوں کا اصل وطن بتایا گیا ہے۔ انڈو یوروپین زبانوں کی بازیافت سے بھی ان کا اصل وطن یہی مشترک خطہ قرار پاتا ہے جو یوروپ اور ایشیا کے درمیان واقع ہے جب تک وہ اس خطے میں رہے وہ زبان بولتے رہے جسے ماہر لسانیات ہند یوروپی یا انڈو یوروپین کہتے ہیں۔ تقریباً دو ہزار سال قبل مسیح میں ان کے کچھ گروہ ایران میں داخل ہوئے یہی ان کا دوسرا مرحلہ تھا۔ ایران میں داخلے کے تقریباً پانچ سو سال بعد لگ بھگ پندرہ سو سال قبل مسیح میں ان کے گروہ شمال مغرب کی جانب سے ہندوستان میں ہند ایرانی خاندان کی زبانیں بولتے ہوئے داخل ہوئے۔ یہ قبائل کئی سو سال تک متواتر آتے رہے حتیٰ کہ اس منزل میں داخل ہو گئے جسے ہند آریائی کہا جاتا ہے۔ ہندوستان میں ان کا مقابلہ دراویدی لوگوں سے ہوا۔ آویزش کے ساتھ ساتھ آمیزش بھی ہوئی۔ دراویدی شاید ان کی طرح فنونِ جنگ سے واقف نہ تھے اس لیے پسپا ہو کر جنوبی ہندوستان میں چلے گئے آریہ نسل کے لوگ شمالی ہندوستان میں پھیل گئے اور یہیں ان کی زبان پھلنے پھولنے لگی۔ علمائے لسان نے اس زبان کی ترقی کے تین مراحل بتلائے ہیں جو اس طرح ہیں۔

۱۔ قدیم ہند آریائی (۱۵۰۰) ق م سے (۶۰۰) سال ق م تک
۲۔ وسطی ہند آریائی (۶۰۰) ق م سے (۱۰۰۰ء) تک
۳۔ جدید ہند آریائی (۱۰۰۰ء) سے حال تک

قدیم ہند آریائی کو ڈاکٹر مسعود حسین خاں نے پانچ منزلوں میں تقسیم کیا ہے جو اس طرح ہے۔

(الف) ویدک منزل (رگ، یجر، اتھر، سام) جس میں وید لکھے جاتے ہیں یعنی سنسکرت مذہب کی بانی ہوتی ہے۔

(ب) عہد پانینی کی منزل :۔ پانینی کی اشٹ ادھیائے اور پاتن جلی کی مہا بھاشیہ لکھی جاتی ہیں۔ اس طرح اب دور میں سنسکرت عالموں کی زبان بن جاتی ہے۔

(ج) رزمیہ منزل :۔ سنسکرت سرکاری زبان بن جاتی ہے اس کا تعلق مذہب سے ٹوٹ جاتا ہے۔

(د) ٹکسالی منزل :۔ اس عہد میں سنسکرت قواعد نویسوں کی پابند ہو کر خود کو محدود و محصور کر لیتی ہے۔ شدھی کے چکر میں پھنس کر عوام سے دور ہو جاتی ہے اس لیے اس کے پہلو بہ پہلو عوامی بولیاں پروان چڑھنے لگتی ہیں سنسکرت اپنے پہلے مرحلے یعنی قدیم ہند آریائی کے دور میں ہی تین مختلف معیاروں کی بتائی جاتی رہی ہے۔

(الف) اُودیچیہ یا معیاری سنسکرت :۔ جو ہندوستان کے شمال اور شمالی مغربی حصے میں بولی جاتی تھی۔ یعنی پنجاب اور اس سے ملحقہ علاقوں میں

بولی جانے والی سنسکرت سب سے معیاری سمجھی جاتی تھی۔

(ب) مدھیہ دیشیہ یا وسطی یا نیم معیاری :۔ اس میں مشرقی پنجاب سے الہ آباد تک کا علاقہ شامل تھا یہاں کے لوگوں کی سنسکرت نیم معیاری قرار دی گئی تھی۔

(ج) پراچیہ یا مشرقی یا غیر معیاری :۔ اس میں یو۔پی اور بہار کے علاقے شامل تھے یہ زبان کیونکہ اپنے اصل مرکز سے بہت دور تھی دربار اور سرکار کی سرپرستی بھی اسے حاصل نہ تھی۔ اس میں دیسی بولیوں کی بڑی ملاوٹ تھی۔ اس لیے اسے غیر معیاری قرار دیتے ہوئے اسے اشدھ کہہ دیا گیا تھا اس میں "ر" کی آواز "ل" میں بدل جاتی تھی مثلاً رلجہ کو (للجہ) اور لابھ کو (رابھ) بولا جاتا تھا۔ اس لیے یہ آسانی کہا جا سکتا ہے کہ اس وقت بھی پورے شمالی ہندوستان میں کوئی ایک زبان موجود نہیں تھی ویدک سنسکرت کے پہلو بہ پہلو بول چال کی زبان بھی تھی جب ان دونوں میں فرق زیادہ بڑھا تو ادبی سنسکرت وجود میں آ گئی۔ اسی زمانے میں زبان کو منظم کرنے کی کوشش کی گئی اور وہ زبان اپنے اصل مفہوم میں بن سنور کر سنسکرت ہو گئی۔ سنسکرت سے مراد شستہ ورفتہ زبان ہے جو اپنے انتہائی عروج کے زمانہ میں عام بول چال کی زبان بن گئی تھی۔ ادب کی زبان تھی۔ قواعد نویسوں نے اس کے اصول و میادی، قاعدے اور قواعد بنائے قواعد نویسوں کی جکڑ بندیوں سے ان کا دائرہ محدود ہی ہوتا گیا۔ اس کے باوجود وہ مسلسل ترقی کرتی رہی۔

یہاں تک کہ مختلف آریائی زبانوں کا آغاز ہونے لگا سنسکرت پر زوال

آنے لگا اس کے چند در چند وجوہ تھے۔

پہلا یہ کہ اس کا تعلق محض ادب اور علم تک رہ گیا تو عوام کا محاورہ رفتہ رفتہ پر پھیرے نکالنے لگا جو آگے چل کر فطری یا پراکرت زبان کہلایا۔

دوسرے وہ مذہبی انقلاب تھا جو مہاویر سوامی اور مہاتما گوتم بدھ کی عوامی تحریکوں کے ذریعہ وجود میں آیا ان تحریکوں نے عوامی بولیوں یعنی پراکرتوں کو اختیار کیا۔ اس طرح سنسکرت کی بالادستی پر ایک زبردست ضرب پڑی۔

سنسکرت کے ساتھ ساتھ دہ دیسی بولیاں بھی تھیں

پہلی پراکرت۔ پالی:- جو شروع سے ہی عوام کی زبان رہی تھیں۔ عوام کا محاورہ یا عوام کی بولی ٹھولی کو پہلی پراکرت کہا گیا ہے جو ٹکسالی سنسکرت سے مختلف تھی۔ عوام کی بولی ٹھولی کا ادبی روپ پالی ہے جس میں براہمنوں اور پروہتوں کے بجائے بدھ بھکشوؤں کے پیغام کو پیش کیا گیا ہے۔ یہ نمونے اشوک کی لاٹوں پر یا جین اور بدھ مت کی مذہبی کتابوں میں ملتے ہیں۔ پالی کو قدیم ماگدھی بھی کہا گیا ہے۔ اس پر تفصیلی گفتگو ان پراکرتوں کے تحت کی جائے گی جنھیں ہند آریائی کا عہد وسطیٰ سے موسوم کیا جاتا ہے۔